روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 12 مئی 2012ء 20 جمادی الثانی 1433 ہجری 12 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 110

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو، خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو، ملزم وساکت ولاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف وحقائق وعلوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق ودقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3صفحہ 255-256)

قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے۔ وہ حکم ہے یعنی فیصلہ کرنے والا اور وہ مہیمن ہے یعنی تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے۔ اس نے تمام دلیلیں جمع کر دیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتر بتر کر دیا اور وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور گزشتہ کی خبریں موجود ہیں اور باطل کو اس کی طرف رہ نہیں ہے، نہ آگے سے نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد16صفحہ 103)

قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور رطب ویابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 52)

قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں!

(ملفوظات جلد 2صفحہ 344)

حاملین قرآن کا مقام

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

قیامت والے دن حاملین قرآن سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم میرے کلام کے لئے مثل برتن ہو۔ پس تم نے وہ کچھ اخذ کیا ہے جو میرے انبیاء علیہم السلام نے لیا فرق صرف یہ ہے کہ تم پر وحی نہیں کی گئی۔

(فردوس الاخبار الدیلمی، جلد5صفحہ 460 حدیث نمبر :8476)

قرض بھی ایک امانت ہی کی قسم ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرض بھی ایک امانت ہی کی قسم ہے۔ کیا صرف اس وجہ سے کہ اس کے استعمال کی تم کو اجازت دی جاتی ہے اور تم پر احسان کیا جاتا ہے۔ تم اس کی ادائیگی میں سستی کرتے ہو آخر امانت اور قرض میں کیا فرق ہے؟ یہی کہ امانت ایسی حالت میں رکھوائی جاتی ہے جبکہ امین کو ضرورت نہیں ہوتی اور قرض اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ اسے ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں قرض لینے والے پر دوسرے کا احسان ہوتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ وقت پر خندہ پیشانی سے قرض ادا کر دے''۔

(تفسیر کبیر جلد 2صفحہ 648)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت انسپکٹران

نظارت تعلیم میں انسپکٹران تعلیم کی آسامیاں خالی ہیں۔ جو احباب فیلڈ میں رہ کر خدمت دین کے جذبہ سے کام کرنا چاہتے ہیں اور ربوہ کے رہائشی ہوں وہ براہ کرم اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔ درخواست دینے کے لئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے لئے جا سکتے ہیں۔ امیدواران کی تعلیم کم از کم ایف۔ اے اور کمپیوٹر کا استعمال جانتے ہوں اور عمر 25 سال سے زائد ہو۔

(نظارت تعلیم)

تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس

برائے صوبہ پنجاب و آزاد کشمیر (16 تا 25/اپریل 2012ء)

(زیر انتظام: نظارت تعلیم القرآن)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم القرآن کو مورخہ 16 تا 25 اپریل 2012ء اس سال کی پہلی اور مجموعی طور پر 56 ویں تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور خلافت سے آپ کی ہدایات کے مطابق سال میں تین مرتبہ ٹیچرز ٹریننگ کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس کلاس میں جو طلباء شامل ہو کر علمِ قرآن سیکھتے ہیں اُنہیں بطور اُستاد اور معلم تیار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ وہ اپنے علاقوں میں جا کر آگے بھی افرادِ جماعت کو قرآن کریم سکھانے کا موجب بنیں۔

ان کلاسز میں جماعتوں سے محدود تعداد میں انصار اور خدام کو بلایا جاتا ہے۔ اس بار کلاس میں صوبہ پنجاب، اور آزاد کشمیر کے اضلاع سے نمائندگان کو بلایا گیا تھا۔ باوجود نامساعد حالات کے صوبہ پنجاب، اور آزاد کشمیر کے 27 اضلاع سے 66 نمائندگان نے اس کلاس میں رجسٹریشن کروا کر شرکت کی۔ اس کلاس میں طلباء کی تدریس کے لیے انصار اللہ پاکستان کے بالائی ہال ''ایوان ناصر''، اور رہائش کیلئے انصار اللہ پاکستان کے گیسٹ ہاؤس ''سرائے ناصر'' میں انتظام کیا گیا تھا۔ جبکہ اِن کے کھانے کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کو تدریس کے لیے ایک نصاب کتابی صورت میں مہیا کیا گیا تھا۔

اس کلاس میں چار پیریڈز رکھے گئے تھے جس میں 1۔ تجوید اور قراءتِ قرآن، حفظِ قرآن 2۔ ترجمۃ القرآن 3۔ عربی گرائمر اور عام عربی بول چال شامل ہیں۔ 4۔ مرکز سلسلہ میں اہم اداروں کے تعارف کا ایک پیریڈ بھی تھا جس میں طلباء کو مرکز میں موجود دفاتر اور اداروں سے واقفیت دلائی گئی، اس میں مختلف صیغہ جات کے افسران یا اُن کے نمائندہ تشریف لا کر اپنے صیغے کا تعارف کرواتے رہے۔ اس میں طلباء کو سوالات کا بھی وقت دیا جاتا رہا۔ کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن، مکرم عبدالرزاق فراز صاحب استاد جامعہ احمدیہ اور مکرم محمد افضل فہیم صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے سرانجام دیئے۔

روزانہ نماز عصر کے بعد ایک خصوصی نشست ''صحبتِ صالحین'' میں سلسلہ کے علماء اور بزرگان سے ملاقات کروائی جاتی رہی۔ طلباء کو زیارت مرکز کے لیے خلافت لائبریری، بیت مبارک، نمائش جدید پریس، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید، اور بیوت الحمد پارک کا Visit کروایا گیا۔ تمام طلباء اِس سے بہت محظوظ ہوئے۔ طلباء کے لیے روزانہ بعد نماز عشاء اسباق دہرانے کے لیے ایک گھنٹہ کے لئے سٹڈی ٹائم رکھا گیا۔ کلاس کے دوران مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام بابت قرآن سے) کروائے گئے۔

مؤرخہ 24 اپریل کو طلباء کا تحریری و زبانی امتحان لیا گیا۔ جس میں تجوید القرآن، ترجمۃ القرآن اور عربی گرائمر کا امتحان تحریری، جبکہ حفظ اور ناظرہ قرآن کا امتحان زبانی تھا۔

اس بابرکت تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاس کی افتتاحی تقریب مورخہ 16/اپریل 2012ء کو دفاتر انصار اللہ پاکستان کے بالائی ہال ''ایوان ناصر'' میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم قاری مسرور احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے تعارفی رپورٹ پیش کی اور کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء کو ہدایات دیں۔ اس کے بعد مکرم ناظر صاحب تعلیم القرآن نے فضائل و برکاتِ قرآن اور تعلیم القرآن کلاسز کے انعقاد کی غرض و غایت کے حوالے سے خطاب کیا اور دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح کیا۔

مورخہ 25 اپریل 2012ء کو اس کلاس کی اختتامی تقریب دفاتر انصار اللہ پاکستان کے بالائی ہال ''ایوان ناصر'' میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں تلاوت و حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کے بعد مکرم قاری مسرور احمد صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے امتحان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والے اور مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ پھر اپنے خطاب میں انہوں نے کلاس میں شریک طلباء کو تعلیم القرآن کے حوالے سے اپنی جماعتوں میں بھی قرآن کریم پڑھانے اور تعلیم القرآن کلاسز لگانے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔

اس کے بعد مہمانان اور طلباء کو دارالضیافت کے نئے ڈائننگ ہال میں الوداعی ظہرانہ دیا گیا۔

پروگرام کے اختتام پر کلاس کے تمام شرکاء کو نظارت تعلیم القرآن کی طرف سے سند شرکت، پمفلٹس اور اسٹیکرز پر مشتمل ایک پیکٹ دیا گیا اور ایک رپورٹ فارم بھی جس پر کلاس کے شرکاء اگلے ماہ مئی سے نظارت ہذا کو اپنی ''کارگزاری رپورٹ تعلیم القرآن'' ارسال کریں گے۔

☆ امتحان میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء کے اسماء یہ ہیں۔

اول: مکرم فضل الرحمان شجاع صاحب جہلم
دوم: مکرم ہاتف احمد توصیف صاحب جہلم
سوم: مکرم محمد عدنان صاحب۔ لاہور
چہارم: مکرم محمد عباس صاحب۔ سیالکوٹ
پنجم: مکرم پیر شوکت علی صاحب۔ گجرات
حوصلہ افزائی: مکرم محمد فائز صاحب۔ آزاد کشمیر

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے، اور ہم سب کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خلافت جوبلی

زمیں پہ خدا کی ہے رحمت خلافت — تحفظ دیں کی ضمانت خلافت
کرو دل سے اے مومنو شکر ایزد — امیں تم۔ خدا کی امانت خلافت
ہے نکھرا ہوا خوب حسنِ خلافت — مناتے ہیں صد سالہ جشن خلافت
خدا سے ملانے کا ہے سلسلہ یہ — نہ کرنا کبھی ترک رسن خلافت
خدا کا جماعت پہ ہے فضل بھاری — تسلسل خلافت کا ہے اس میں جاری
ہے لرزہ بر اندام مخلوق ساری — خلافت سے ہے اک سکوں ہم پہ طاری
خلافت کے چاروں طرف ہم لڑیں گے — خلافت کی خاطر جئیں گے مریں گے
خلافت کا ہم بول بالا کریں گے — خدا کے سوا نہ کسی سے ڈریں گے
قبولِ دعا ہے جمالِ خلافت — عدو کی ہلاکت، جلالِ خلافت
نظامِ جماعت کمالِ خلافت — ہے فوز و فلاح بس مآلِ خلافت
ہے مشنوں کا دنیا میں اک جال پھیلا — بکثرت ہدایت کا ہے مال پھیلا
خلافت سے پاؤ گے روح کی غذا تم — جہاں میں تو ہر سمت ہے کال پھیلا
زلازل نے دنیا کو ہے آن گھیرا — بلاؤں نے آ کر کیا ہے بسیرا
ہے دنیا پہ چھایا ہوا اک اندھیرا — خلافت کی برکت سے ہو گا سویرا
خلافت کا پرچم اٹھائے چلو تم — قدم اپنا آگے بڑھائے چلو تم
نہ پرواہ کرو حاسدوں کی۔ جہاں کو — پیامِ محمدؐ سنائے چلو تم
ملا ساقی مسرور سا ہم کو پیارو — اٹھو جام چھلکا لو اے بادہ خوارو
کرے گی یہ مے تم کو مست اور بے خود — رہو اس نشے میں۔ نہ سر سے اتارو
ہے خدمت گزاروں کی فہرست لمبی — ہو کاش اس میں صابرؔ کا بھی نام یارو

محمد اسلم صابر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ارشادات نبویؐ اور ان کی حکمتیں

کھانے پینے کے آداب کے متعلق رسولؐ اللہ کی بے مثال راہنمائی

(قسط دوم آخر)

جب کھانے سے فارغ ہوتو کیا کہے

حدیث: ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب فارغ ہوتے اپنے کھانا کھانے سے تو فرماتے سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کفایت کی اور ہم کو سیر کردیا۔

حکمت: (1) جب انسان کھانا کھاتا ہے تو اس کے مزے میں اور شکم کی سیری میں اکثر اوقات خدا کو بھول جاتا ہے تو اگر آخر میں دعا مانگی جاوے تو وہ غفلت جاتی رہتی ہے اور انسان کو خیال ہوتا ہے کہ یہ کھانا اور یہ مزے کی اشیاء جس کو کھا کر مجھے ایسی فرحت معلوم ہوئی۔ اصل میں مجھے اس مالک حقیقی کے فضل سے ملی ہیں تو دراصل حمد کے قابل وہی ہے جس نے ان کی توفیق دی۔ اگر اس کی مرضی نہ ہوتی تو مجھے یہ مزیدار کھانے کبھی نصیب نہ ہوتے اور جب یہ خیال انسان کو آتا ہے تو بے اختیار دل و زبان سے یہ بات نکلتی ہے کہ سب تعریفیں تو اسی کی ہیں۔ جس نے ہمیں کفایت کی اور ہمیں سیر کیا۔ ورنہ یہ کھانا خود کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ دراصل اس معبود حقیقی کا ہی فضل ہے۔

(2) اور دوسرے یہ حکمت ہے کہ جب کھانا کھا کر انسان شکر کرے۔ تو وعدہ الٰہی لئن شکرتم لازیدنکم کے مطابق اس کے رزق میں ترقی ہوتی ہے اور شکر بمنزلہ دعا کے ہوجاتا ہے۔

(3) تیسرے یہ کہ شکر کرکے انسان ایک دعا مانگتا ہے کہ اب ہضم کرنا تیرا ہی کام ہے کھانا تو اپنا مزا دے گیا۔

جب خادم کھانا لاوے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے

حدیث: ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کھانا لاوے تم میں سے کسی شخص کے پاس اس کا خادم۔ اگر اس کو اپنے ساتھ نہ کھلاوے تو ایک دو نوالے یا لقمے ہی اسے دیدے۔

حکمت: اس قول میں بہت ساری حکمتیں ہیں جن میں سے چند بیان کرتا ہوں۔ دنیا کی اشیاء آخرت کی اشیاء کا نمونہ ہیں مثلاً دوزخ کی آگ کا نمونہ یہاں دنیا میں بھی آگ موجود ہے۔ غرض اسی طرح تمام اشیاء ظل ہیں آخرت کی اشیاء کا اور باورچی جب کھانا پکاتا ہے۔ تو اسے ایک قسم کی دوزخ کی آگ سے واسطہ پڑتا ہے اور نبی چونکہ رحم دل ہوتے ہیں اس لئے دوزخ کی آگ کا خیال کرکے اس سے بچنے کے لئے اور خدا کے شکر یہ کے طور پر اس کھانے میں سے جو اس آگ سے جو دوزخ کی آگ کا ظل ہے پکا ہوا ہوتا ہے۔ نوکر کو دینے کا حکم کرتے ہیں۔

(2) دوسری حکمت یہ ہے کہ اگر نوکر کو اپنے کھانے میں سے دیا کرے گا تو نوکر کو چوری کرنے کی عادت نہیں رہے گی کیونکہ اپنے کھانے کے لئے ہی نوکر چوری کرتے ہیں۔ لیکن جب مالک خود دے گا تو چوری کی عادت جاتی رہے گی اور ایک نفس کو گناہ سے نجات ہوگی۔

(3) اس عادت سے سخاوت کی عادت ترقی کرتی ہے اور احسان ماننے کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

(4) چہارم یہ فائدہ بھی پہنچ سکتا ہے کہ اگر خادم کو جو کھانا پکایا کرتا ہے تھوڑا سا کھانے میں سے دیدیا جاوے تو وہ نوکر اپنے مزے کے لئے کھانا عمدہ پکایا کرے گا کیونکہ اسے خیال ہوگا کہ میں نے بھی اسی میں سے کھانا ہے۔

(5) پنجم اکثر اوقات بادشاہوں یا امیر لوگوں کو مارنے کے لئے زہر دیا جاتا ہے تو ہمیشہ باورچی کی سازش سے دیا جاتا ہے اگر آدمی نوکر کو ساتھ بٹھا کر کھلاوے یا اپنے سامنے اپنے کھانے میں کھلاوے تو ہرگز ممکن نہیں کہ باورچی زہر دینے کی جرأت کرسکے اور جب باورچی یہ کام نہ کرسکے گا تو اور کوئی طریقہ ممکن نہیں تو اس طرح ایک آدمی بہت حفاظت میں ہو جاوے گا اور یہ نہایت عمدہ تدبیر ہے۔

جس کھانے کا علم نہ ہو اس کے نہ کھانے کے بیان میں

حدیث: آنحضرت ﷺ کوئی شے نہیں کھاتے تھے یہاں تک کہ اس کا نام لیا جاوے پس جب جانتے کہ وہ کیا شے ہے تب کھاتے۔

حکمت: عرب میں چونکہ کوئی شریعت نہیں تھی اس لئے حرام حلال میں کوئی تمیز نہ تھی اور آنحضرت ﷺ کے پاس مختلف بلاد کے لوگ جمع تھے اور ان کے کھانے بھی مختلف تھے اور آپ کے پاس روز نئے نئے کھانے آتے تھے اس لئے آپ نام پوچھ لیتے تھے تا کہ وہ حرام نہ ہوں اور شریعت اسلام میں منع ہوں اور غلطی سے بغیر نام پوچھے کہیں حرام چیز کھائی نہ جاوے۔

دوم بعض دفعہ ایک انسان بیمار ہوتا یا اس نے مسہل لیا ہوا ہوتا ہے یا اسے کسی چیز کا پرہیز ہوتا ہے تو اگر نام پوچھے بغیر کسی کی لائی ہوئی چیز کھالے تو بعض دفعہ سخت نقصان ہوتا ہے اور یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ نامعلوم چیز کھانے سے سخت بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ کسی کو گرم چیز نقصان دیتی ہے کسی کو بادی چیز سے نقصان ہوتا ہے اور کسی کو سرد چیز مضر ہوتی ہے اور غلطی میں کھانے سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے

حدیث: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔

حکمت: رسول اللہ کے پاس چاروں طرف سے مسلمان دین سیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے اور باقاعدہ کوئی لنگر نہیں تھا اس لئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ دو آدمی اگر تیسرے مہمان کو بھی ساتھ ملا لیا کریں تو ثواب کا ثواب اور ضیافت کی ضیافت اور کوئی حرج بھی نہ ہوجیسا کہ دو آدمیوں کے لئے کھانا پکتا تھا تو تیسرے کے لئے بھی کفایت کرے گا اور اگر وہ تین ہوں تو چوتھے کو بٹھائیں اسی طرح پر اور بھی کم دقت پیش آئے گی اور مہمانوں کے لئے الگ لنگر بنانے کی ضرورت بھی نہ پڑے گا اور آپس میں ضیافت کی وجہ سے اخوت ترقی کرے گی اور باہر سے آنے والے اصحاب کا سلسلہ بھی لگا رہے گا۔ غرض اس حدیث سے صحابہ کو بہت بڑے بڑے فوائد کی تحریص دی۔

ایک تو ثواب دوسرے اس شخص کی محبت دل میں پیدا ہوجاتی جس کی دعوت کی۔

تیسرے باہر سے دین سیکھنے کے لئے آنے والے اصحاب کی خدمت اور اس طرح تبلیغ

چوتھے کفایت شعاری کی عادت اور سخاوت کی عادت۔

پنجم بہت کھانے اور صرف کھانے پینے سے روکنے کے لئے بھی ایک عمدہ تدبیر ہے کیونکہ مہمان کے سامنے انسان کم کھاتا ہے۔

ششم باقاعدہ لنگر بنا کر رسول خدا پر جو خرچ پڑتا تھا اس طرح پر مہمانوں کی خدمت کرنے سے خرچ کی رسول خدا سے سبکدوشی ہوگی۔

پانی کے برتنوں کو ڈھانک کر رکھنے کے بیان میں

حدیث: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اپنے برتن ڈھانکو اور اگر کوئی شے ڈھانکنے کو نہ ملے تو ایک تیلی سی لکڑی سے ہی اللہ کا نام لے کر ڈھانک دو۔

حکمت: خدا تعالیٰ کی مخلوق بے انتہاء ہے ہزاروں ہزار پرندے لاکھوں لاکھ حشرات الارض ہیں۔ جن کے لئے پانی کی ضرورت ہے اور سب قسموں کے جانور پانی کے طلبگار ہوتے ہیں اور کونوں کھدروں میں جہاں کہیں ملے پینے کی کوشش کرتے ہیں تو اگر گھروں میں گھڑے یا پانی اور برتن ڈھکے ہوئے نہ ہوں تو احتمال ہے کہ وہ جانور پانی پی جاویں تو اور پانی گندہ ہو جاوے اور پینے کے قابل نہ رہے۔ غرض بہت سارے نقصانات کا احتمال ہے۔

چنانچہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اگر سانپ یا کوئی اور زہریلہ جانور یا کتا پی جاوے تو کتنا نقصان ہوسکتا ہے اور یہ کوئی قیاسی بات نہیں بلکہ عام تجربہ میں آیا ہے کہ برتن نہ ڈھانکے جاویں تو بعض دفعہ سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ چنانچہ ایک بزرگ نے اپنا چشمدید واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ طالب علمی کے زمانہ میں جس جگہ وہ بزرگ مذکور رہتے تھے ایک دفعہ ہی وہاں کے طالب علم بیمار ہونے لگے اور لڑکوں کی ایک بڑی تعداد سخت بیماری میں مبتلا ہوگئی۔ سب حیران رہ گئے کہ یہ کیا بات ہے۔ جب بہت سے طالب علم بیمار ہوگئے تو لگے تجسس کرنے۔ آخر کار سوچنے کے بعد خیال آیا کہ جس سقاوہ سے وہ پانی پیتے ہیں اسے دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ اس بزرگ نے خود جا کر سقاوہ کو دیکھا تو اندر ایک سانپ مرا ہوا پڑا تھا جو تمام پھولا ہوا تھا کیونکہ کہیں پیاس لگی تو ڈھکنے کے نہ ہونے کی وجہ سے اندر چلا گیا اور ڈوب کر اندر ہی مر گیا۔ غرض جب اسے باہر نکال کر خوب اچھی طرح سے سقاوہ کو صاف کیا تو پھر ایک بھی طالب علم بیمار نہ ہوا اور اگلے بھی اچھے ہوگئے اب دیکھئے کہ کیسی نقصان دہ بات تھی مگر معلوم نہیں کہ یہ...... میں کیسی سستی ہے کہ اکثر گھروں میں پانی کے برتن کھلے ہی پڑے رہتے ہیں اور بہت سی بیماریوں سے نقصان اٹھاتے ہیں مگر بے علمی کی وجہ سے ان بیماریوں کو کسی اور پر محمول کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ صرف پانی کی خرابی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

اب حدیث کی یہ شق باقی رہ گئی کہ اگر کوئی شے نہ ملے تو ایک تیلی لکڑی ہی رکھ دے۔ سو اس کے متعلق عرض ہے کہ خدا تعالیٰ علیم بما فی الصدور

ہے وہ نیتوں کو دیکھتا ہے جب اس نے یہ حکم دیا کہ برتنوں کو ڈھانکو تو دقت یہ ہوئی کہ بعض دفعہ سفر میں لوٹا ساتھ ہوتا ہے ریل میں سوار ہیں اس وقت کوئی شے پاس نہیں۔ تو اس حدیث پر انسان ایسے موقعہ پر کس طرح عمل کرے سو اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرما دیا کہ جب تم میری بات پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو مگر بعض موقع پر کوئی شے ڈھانکنے کے لئے نہیں پاتے تو ایسا کرو کہ ایک تنکا سے ہی ڈھانک دو مگر میرا نام لے کر ڈھانکو تو بھی کوئی ضرر تم کو نہ ہوگا کیونکہ میں پھر اس کی حفاظت کروں گا۔ پہلی صورت میں تو اسباب سے کام لینے کے متعلق ارشاد ہے مگر دوسری صورت میں چونکہ اسباب مہیا نہیں اس لئے خود خالق الاسباب کام کر دے گا کیونکہ تم اس امر کے امتثال کے لئے دل سے کوشاں ہو پر مجبور ہو۔ پس اس لئے وہ تمہاری نیتوں کو دیکھ کر تمہاری حفاظت کرے گا۔ خود اس پتلی لکڑی سے برتن ننگا ہی رہے۔ کیونکہ وہ اسباب کے ساتھ اور بغیر اسباب کے دونوں طرح سے حفاظت کرنے پر قادر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

طعام کے قبل و بعد ہاتھ دھونے کے بیان میں

حدیث: سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کھانے کی برکت ہاتھ دھو کر کھانا شروع کرنا ہے اور بعد کھانے کے ہاتھ دھونے ہیں۔

حکمت: برکت ایک اضافی امر ہے جو اس کا مضاف الیہ ہوگا اسی کے حالات کے مطابق یہ بھی ہوگا۔ چنانچہ علم کی برکت یہ ہے کہ (1) اس سے خشیۃ اللہ پیدا ہوتی ہے۔ (2) لوگ راہ راست اختیار کرتے ہیں۔ (3) جہالت دور ہوتی ہے۔ (4) عقبیٰ درست ہوتی ہے اور مال کی برکت یہ ہے کہ (1) اس سے غریبوں کی دستگیری ہوسکتی ہے۔ (2) زکوٰۃ ادا ہو کر ثواب حاصل ہوسکتا ہے۔ (3) بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کی جاسکتی ہے۔ وہ دینی و دنیوی کام جو مال کے متعلق ہیں۔ انجام پذیر ہوسکتے ہیں۔ غرض ہر شے کی برکت جدا جدا ہے۔ جیسا کہ علم کی برکت مال کی برکت سے بالکل جدا ہے۔ اسی طرح طعام کی برکت اور برکتوں سے مختلف ہونی چاہئے۔ (۱) سو طعام کی برکت یہ ہے کہ وہ اچھی طرح ہضم ہو (2) اس کے کھانے کے بعد غفلت نہ ہو۔ (3) طبیعت کو خوشگوار لگے۔ (4) طبیعت فرحت حاصل کرے۔ عمدہ خون پیدا ہو۔ جسم کی صحت عمدہ حالت پر پہنچاوے۔ اب جبکہ طعام کی برکتوں کا علم ہو گیا تو یہ بات بیان کرنی رہ گئی کہ آیا قبل و بعد ہاتھ دھونے سے طعام کی برکتیں حاصل ہوتی ہیں یا نہیں۔ سو اس کے جواب میں میں مندرجہ ذیل سطور میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کروں گا۔

(1) انسان کے جسم میں مختلف قسم کی زہریں ہیں جن کے اخراج کے لئے خداوند تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے کئی راہیں نکال دی ہیں جن کے ذریعہ سے وہ زہریں بجائے جسم میں اپنا اثر بد پھیلانے کے جسم سے باہر نکل کر جسم کو اپنی تکالیف سے محفوظ کرتی ہیں۔ منجملہ ان راہوں کے کہ جن راہوں سے جسم کی زہریں نکلتی ہیں ایک مسامات بھی ہیں جن کے ذریعے چند زہریں پسینہ میں مل کر جسم سے خارج ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے اگر پسینہ نکلنا بند ہو جاوے تو طب کی رو سے جسم سخت خطرہ میں پڑ جاتا ہے اور پسینہ علاوہ تمام جسم کے مسامات سے نکلنے کے خصوصاً ہاتھوں سے بکثرت نکلتا ہے۔ اس لئے اگر کھانے کے وقت ہاتھ نہ دھو لئے جاویں اور پانی سے پسینہ کا اثر زائل نہ کیا جاوے تو اندیشہ ہے کہ پسینہ کا زہر کھانے والی شے میں مل کر کہیں جسم کو اپنے بد اثر سے نہ خراب کرے اور اس طرح پر جسم کو سخت نقصان پہنچے سو اس اندیشہ کو مٹانے کے لئے حضرت رسول مقبول ﷺ (فداہ ابی و امی) نے ایک کامل اور اعلیٰ اور احسن طریق اس اندیشہ کی بیخ کنی کے لئے بیان فرما دیا ہے جن پر ہم عمل کر کے اس سخت نقصان دہ ضرر رساں نتیجہ سے بچ سکتے ہیں۔ (2) دنیا میں بیماری اور مرض پھیلنے کے مختلف سامان ہیں منجملہ ان کے جانور ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مختلف مرضیں جڑ پکڑ سکتی ہیں۔ ان جانوروں میں سے مکھی بھی ایسا ہی جانور ہے۔ زمانہ حال کے ڈاکٹروں نے تحقیقات کاملہ کے بعد ثابت کیا ہے کہ مکھی گندی جگہوں و بازدہ مکانوں خبیث پھوڑوں گندے زخموں اور سم آلودہ اشیاء کا اثر اپنے اندر لے کر انسانی جسم پر آ بیٹھے۔ تو جسم انسانی اپنی جاذبہ قوت کے ذریعہ اس بد اثر کو روک رکھتا ہے اور اگر کھانے کے ساتھ وہ لاگ اندر چلی جاوے تو انسان سخت ضرر کا مورد بن سکتا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے ہاتھ دھونے کا حکم فرما کر اس اشد خطرہ سے اپنی امت کو بچالیا۔ اس طرح بعض دفعہ ہاتھ مٹی وغیرہ سے زہریلی ادویات سے گزری چیزوں سے آلودہ ہوتا ہے اس لئے اسے دھو کر کھانا چاہئے۔

تیسری حکمت یہ ہے کہ اگر کوئی کام دلی جمعیت کے ساتھ نہ کیا جاوے تو اس کا نتیجہ عمدہ نہیں ہوتا اور وہ بوجہ احسن انجام پذیر نہیں ہوتا اور دلی جمعیت حرکات سے معلوم ہوتی ہے یعنی اگر حرکات جلد بازی کے ہوں تو دلی جمعیت بھی مفقود ہوگی اور برخلاف اس کے اگر سکون سے کام کیا جاوے تو وہ سکون دل جمعی پر دال ہوگا۔ اس طرح کھانا کھانے کے وقت سکون سے کھانے اور شروع میں ہاتھ دھو لینے سے ایک قسم کی دلی جمعیت پائی جاتی ہے اور کھانا بغیر دلی جمعیت کے ہضم دیر میں ہوتا ہے۔ اسی لئے کھڑے ہو کر اور چل پھر کر کھانے سے کھانے کے ہضم ہونے میں وقفہ پڑ جاتا ہے۔ سو رسول اللہ ﷺ نے طعام کے وقت دلی جمعیت پیدا کرنے کے لئے کچھ کام بتا دیئے ہیں جن کو کرتے کرتے جلد بازی کا خوف جاتا رہتا ہے اور کھانا یک دفعہ جلدی سے شروع نہیں ہوسکتا۔

(4) اسلام چونکہ فطرت کے مطابق ہے اس لئے اس کے قواعد اس بناء پر مبنی ہیں کہ کسی ایک فطرت کے بھی مخالف نہ ہوں۔ بشرطیکہ وہ فطرت برے اثرات نیچے نہ دبی ہوئی ہو اور منجملہ فطرت کی اور خاصیتوں کے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ وہ برخلاف طبیعت بات دیکھ کر کراہت محسوس کرتی ہے اور کراہت اکثر اوقات کھانے پینے کی اشیاء میں واقع ہوتی ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھولو تا کہ دوسرے کھانے والے کو بسبب ہاتھ نہ دھونے کے کراہت نہ واقع ہو اور اس کراہت کا اثر قلوب پر اور طبیعت پر برے رنگ میں نہ ہو۔

اب حدیث کا وہ حصہ بیان کرنے کے قابل ہو گیا جس کے یہ معنی ہیں کہ کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھونے چاہئیں سو میں اس کی تفصیل کے لئے ذیل میں چند فوائد کا ذکر کروں گا۔ جو کہ طعام کے تناول کے بعد غسل یدین سے پیدا ہوتے ہیں۔ (1) اگر کھانا کھانے کے بعد ہاتھ نہ دھوئے جاویں تو بھڑ وغیرہ موذی جانور جو چکنائی وغیرہ کے متلاشی ہوتے ہیں۔ ہاتھوں کی چکنائی کی بو پا کر قرین قیاس ہے کہ نقصان پہنچاویں۔ چنانچہ یہ بات عام طور پر تجربہ میں آئی ہے کہ کھاتے وقت بھڑیں چکنائی کی بو سے پاس آ کر بعض دفعہ ڈنگ چلا بیٹھتی ہیں اس لئے چکنائی کو دور کرنا اچھا ہے۔

(2) چکنائی کپڑوں وغیرہ کو خراب کر دیتی ہے اس لئے اسے دھونا ضروری ہے تا کہ کپڑے وغیرہ خراب نہ ہوں کیونکہ اگر انسان ہاتھ نہ دھوئے تو یہ احتیاط نہیں ہوسکتی کہ کپڑوں سے ہاتھ الگ رہیں۔

(3) چونکہ یہ علمی زمانہ ہے اس لئے بے جا نہ ہوگا کہ میں اس زمانے کے حالات کے مطابق ایک حکمت درج کروں اور وہ یہ ہے کہ ایک خواندہ آدمی جو کہ اپنی مذاق کے موافق کتابوں سے شغل رکھتا ہے اس کے لئے خصوصاً بڑی مشکل کا سامنا ہوسکتا ہے۔ اگر وہ کھانا کھا کر ہاتھ نہ دھوئے اس لئے کہ اگر ہاتھوں کی چکنائی ہاتھ نہ دھونے کی صورت میں اس کی کتابوں کو ذرا سی بھی لگ جاوے تو وہ کتاب اس قابل نہ رہے گی کہ وہ کتاب دیمک (کتاب کا کیڑا) کے حملوں سے کچھ دیر کے لئے محفوظ رہ سکے۔ کیونکہ دیمک جس قدر کتابوں سے دشمنی رکھتی ہے اسی قدر چکنائی سے محبت کرتی ہے اور جس کتاب کو چکنائی لگ جاوے اس پر دیمک نے حملہ نہ بھی کرنا ہوگا تو بھی وہ چکنائی سے آلودہ ہو کر اس حملہ کے لئے بڑے زور سے تیار ہو جاوے گی۔ (4) کئی دفعہ آدمی کو اپنی آنکھوں کو ہاتھ لگانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ بعض دفعہ تنکا وغیرہ نکالنے کے لئے یا یونہی صاف کرنے کے لئے یا کسی بچہ کی آنکھ دھلانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے تو اگر ہاتھ وغیرہ سالن کی چکنائی سے صاف نہ ہوں تو آنکھوں کو ہاتھوں کی چکنائی کی مرچوں سے سخت تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے احتیاطاً حضور علیہ السلام نے ارشاد فرما کر اس تکلیف سے محفوظ ہونے کی ترکیب بیان فرما دی۔

چکنائی اور سالن ان اشیاء میں سے ہیں جو کہ جلدی متعفن ہو جاتی ہیں اور ان میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر کھانا کھانے کے بعد ہاتھ نہ دھوئے جاویں تو اس کی بو نفیس طبیعتوں کے لئے موجب کراہت ہوگی اور جس چیز کو وہ ہاتھ لگے گا وہ اس قابل نہ رہے گی کہ اس کو ایک نفیس طبیعت والا انسان کیا بلحاظ بدبو اور کیا بلحاظ چکنائی کے دھبے کے استعمال کرے۔

(بدر 12 مئی 1910ء)

مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب کی خدمت خلق

مکرم میاں نصیر احمد صاحب محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سابق امیر ساہیوال میں پائی جانے والی صفت ضرورتمندوں کا خیال اور غربا پروری کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ایک دفعہ خاکسار کے بیٹے خالد عثمان ناصر نے ڈاکٹر صاحب سے عرض کیا کہ ہمارے گاؤں میں کافی لوگ غریب ہیں اور عید قریب آ رہی ہے آپ ان کی مدد کریں۔ آپ نے اسی وقت کہا کل ان کے نام لے کر آنا۔

اگلے روز ان کے نام لکھ کر ڈاکٹر صاحب کو دیئے جن کی تعداد تقریباً تیس چالیس تھی۔ بیٹے کی عمر اس وقت چھوٹی تھی اور وہ چھٹی کلاس کا طالب علم تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے دس ہزار روپے دیئے کہ ان میں جا کر تقسیم کر دو۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ نہیں کہا کہ بچہ ہے پیسے گم کر دے گا بلکہ غریبوں کی ہمدردی میں یہ موقع بھی ہاتھ سے نہ گنوایا۔

جب اس نے گاؤں جا کر پیسے ان لوگوں میں تقسیم کر دیئے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ڈاکٹر صاحب کے پاس لے کر چلو ہم ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے اتنا اصرار کیا کہ وہ ان کو ڈاکٹر صاحب کے کلینک واقع رحمان چوک لے گیا اور وہاں انہوں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے پھر ان کو آنے جانے کا کرایہ بھی دیا کہ بیچارے اتنا خرچ کر کے آئے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 8 مئی 2010ء)

مکرم مجیب الدین امجد صاحب

مکرم الحاج مولانا نذیر احمد صاحب علی کا ذکر خیر

الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب حضرت بابو فقیر علی صاحب کے فرزند تھے 10 فروری 1905ء کو پیدا ہوئے۔ آپ پہلی مرتبہ 22 فروری 1929ء کو گولڈ کوسٹ (گھانا، مغربی افریقہ) خدمت دین کے لئے بھجوائے گئے جہاں مسلسل پانچ سال تک خدمت دین میں مصروف رہے اور 15 مئی 1933ء کو قادیان تشریف لائے۔ ازاں بعد یکم فروری 1936ء دوبارہ گولڈ کوسٹ تشریف لے گئے۔

ڈیڑھ سال بعد حضرت مصلح موعود کی ہدایات کے مطابق آپ سیرالیون میں نئے مشن کی بنیاد کے لئے 10/اکتوبر 1937ء کو گولڈ کوسٹ سے روانہ ہو کر 13/اکتوبر 1937ء سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن پہنچے۔ سیرالیون میں آپ نے مسلسل آٹھ سال تک شاندار خدمات سرانجام دیں اور باوجود شدید مخالفت کے احمدی جماعتوں میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ 12 فروری 1945ء آپ قادیان تشریف لائے تو حضرت مصلح موعود نے آپ کی سرفروشانہ اور مجاہدانہ خدمات کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے آپ کو ایک مجلس عرفان میں ”کامیاب جرنیل“ کے خطاب سے نوازا اور جب آپ 26 نومبر 1945ء کو عازم مغربی افریقہ ہوئے تو حضور نے آپ کو مغربی افریقہ کا مشنری انچارج نامزد کیا اور اعلان فرمایا کہ آئندہ آپ کا نام مولوی نذیر احمد علی ہوگا۔

آپ نے قادیان سے روانگی سے قبل ایک الوداعی تقریب میں فرمایا:

”آج ہم خدا تعالیٰ کے لئے جہاد کرنے اور دین حق کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جارہے ہیں۔ موت فوت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ ہے جہاں تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے۔ احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس تک پہنچیں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل میں قبضہ کیا ہوگا۔ پس ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہوگا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کے لئے ہماری جانیں صرف ہوئیں اسے وہ پورا کریں۔

اس دفعہ آپ کے ہمراہ تین اور مجاہد بھی تھے۔ یہ وفد 26 فروری 1946ء کو فری ٹاؤن پہنچ گیا۔ مولانا نذیر احمد علی صاحب دوسرے مربیان احمدیت کو سیرالیون میں متعین کر کے خود پورے مغربی افریقہ کی دعوت الی اللہ مہمات کا جائزہ لینے کے لئے 19 ستمبر 1946ء کو گولڈ کوسٹ تشریف لے گئے اور اہم خدمات بجالانے کے بعد اپریل 1951ء میں ربوہ واپس تشریف لائے۔ اور کچھ عرصہ نہایت محنت، فرض شناسی اور عرق ریزی کے ساتھ جامعۃ المبشرین ربوہ میں پروفیسر کے فرائض سرانجام دینے کے بعد آخری بار 11 اپریل 1954ء ربوہ سے سیرالیون پہنچے اور ایک لمبی علالت کے بعد سیرالیون کے شہر بو میں 19 مئی 1955ء کو انتقال کر گئے۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ سلسلہ احمدیہ کے چھٹے جانثار مجاہد اور مربی تھے جنہوں نے بعہد خلافت ثانیہ ممالک غیر میں فریضہ دعوت الی اللہ بجالاتے ہوئے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ پہلے پانچ جاں نثار مربیان یہ ہیں:

☆ حضرت حافظ عبیداللہ صاحب، ماریشس
(7 دسمبر 1923ء)

☆ حضرت شاہزادہ عبدالمجید صاحب ایران
(22 فروری 1928ء)

☆ مولوی محمد دین صاحب۔ سابق مربی البانیہ۔ آپ بذریعہ بحری جہاز مشرقی افریقہ تشریف لے جارہے تھے کہ آپ کا جہاز ڈوب گیا۔
(22 نومبر 1942ء)

☆ مرزا منور احمد صاحب مربی امریکہ
(15 ستمبر 1939ء)

☆ حافظ جمال احمد صاحب روز ہل ماریشس
(27 ستمبر 1949ء)

مولانا نذیر احمد علی صاحب کا مزار سیرالیون کے شہر بو کی ایک نہایت پرفضا جگہ پر واقع ہے۔

اس جاں نثار مجاہد کی یہ امتیازی شان ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث پہلے سفر مغربی افریقہ کے دوران 11 مئی 1970ء آپ کے مزار پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر، مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری، امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون اور دیگر احباب جماعت بھی تھے۔ دعا کے وقت کا منظر نہایت ہی رقت آمیز تھا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔

مولوی نذیر احمد علی صاحب احمدیت کے ایک ایثار پیشہ، جاں فروش اور مثالی مربی تھے اور آپ نے جس والہانہ انداز، جذبہ فدائیت اور روحِ اخلاص کے ساتھ مجاہدانہ خدمات سرانجام دیں اس کے نقوش اہل افریقہ اور مربیان افریقہ کے قلوب پر ہمیشہ قائم رہیں گے۔ بالخصوص وہ مجاہدین احمدیت جنہیں آپ کی قیادت و رفاقت میں افریقہ میں اعلائے کلمہ حق کی سعادت نصیب ہوئی۔ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کو سالہا سال تک آپ کی معیت میں کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

میں مارچ 1940ء سیرالیون بھجوایا گیا اور 1944ء کے آخر تک میں آپ کے ساتھ رہا۔ اس قریباً چالیس سال کی مدت میں سفر و حضر میں آپ کو نہایت قریب سے دیکھنے اور آپ کی سیرت کا گہرا مطالعہ کرنے کا میں نے موقعہ پایا۔ آپ کا سلوک مربیانہ اور برادرانہ پایا اور مجھے کبھی کوئی شکوہ پیدا نہیں ہوا۔ آپ جو بھی کام سپرد کرتے اس میں خود بھی حصہ لیتے تھے۔ ابتداء میں آپ میری پوری رہنمائی اور تربیت و اصلاح فرماتے رہے تا کہ آزادانہ طور پر کام سنبھالنے کے قابل ہوسکوں۔ دعوت الی اللہ کا جوش، سلسلہ کے لئے قربانی، ایثار، صبر و استقلال، غیرت دینی، خدا پرستی، توکل اور تقویٰ و طہارت کے لحاظ سے آپ اُسوہ تھے۔ باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ کبھی نماز اشراق بھی ادا کرتے تھے۔ سفر و حضر میں صبح کے وقت بلاناغہ تلاوت قرآن مجید کرتے تھے۔ تلاوت نہایت بلند آواز سے خوش الحانی سے کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ اِنَّ قُرآنَ الفَجر کَانَ مَشھُودا کے مطابق صبح کی تلاوت زیادہ باعث ثواب ہے۔ کھلی ہوا میں بآواز بلند تلاوت کرنے سے دوسروں کو بھی تحریک ہوتی ہے نیز صبح کی تازہ ہوا گلے اور پھیپھڑوں اور عام صحت کے لئے مفید ہے۔ سینکڑوں میل کے دورے ہم نے اکٹھے کئے۔ آپ ہر بستی میں داخل ہوتے وقت مسنون دعائیں پڑھتے اور بوقت ضرورت مسنون طریق پر استخارہ بھی کرتے تھے اور آپ مربیان کو بھی تلقین کرتے تھے کہ کوئی اہم معاملہ بغیر استخارہ کے طے نہ کریں۔ آپ ماتحتوں سے نرمی کا سلوک کرتے اور عموماً ان کے کام کی تعریف کر کے ان کی ہمت افزائی کرتے تھے۔ لیکن مفاد سلسلہ کے پیش نظر بعض دفعہ آپ سختی ضروری سمجھتے۔ لیکن بعد میں نادم ہو کر اظہار معذرت کرتے اور استغفار کرتے تھے۔ آپ نے علوم دینیہ بچپن میں سبقاً سبقاً نہیں پڑھے تھے تاہم آپ قرآن مجید، حدیث شریف اور فقہ میں بہت دسترس رکھتے تھے اور عربی بخوبی بول سکتے تھے اور عربی سیکھنے کے بہت شائق تھے۔ آپ علم دوست تھے مطالعہ کا شغف رکھتے تھے۔ کسی چھوٹے سے بھی حصول علم میں کوئی تردد نہیں کرتے تھے۔ آپ نے مجھ سے عربی ادب اور صرف و نحو پڑھی۔ آپ تفاسیر کا مطالعہ کر کے مشکل آیات کا حل تلاش کرتے اور نوٹ لیتے رہتے۔ اور زیادتی علم کی خاطر احباب سے تبادلہ خیالات بھی فرماتے۔ رمضان شریف میں درس قرآن کریم سن کر مستفید ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی جملہ تصانیف آپ کے پاس تھیں۔ آپ طبع اول کی کتب رکھنے کی کوشش کرتے اور کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھی۔ آپ نے اپنی کتابوں کے صندوق کے ڈھکنے کے اندرونی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم ”نونہالان جماعت“ لگا رکھی تھی۔ اور جب بھی ٹرنک کھولتے اسے پڑھ کر گنگنانے لگتے۔ اس طرح حضور کی ہدایات ہمیشہ مستحضر رہتی تھیں۔ دعوت الی اللہ سفروں میں سامان کا قریباً 3/4 حصہ کتب پر مشتمل ہوتا تھا۔ خصوصاً ان کتب پر جن کی ضرورت دعوت الی اللہ کی گفتگو اور تقریروں میں ہوتی ہے۔ آپ کے فرزند مبارک احمد نذیر صاحب نے ایک بار توجہ دلائی کہ اس قدر زیادہ کتب ساتھ لے جا کر آپ بلاوجہ سفری مشکلات میں اضافہ کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی ضرورت کبھی کبھار پڑتی ہے۔ آپ نے کہا میرے عزیز کو ان کتب کی قدر و قیمت کیا معلوم۔ میں خدائی فوج کا سپاہی ہوں۔ اور یہ کتب سفر و حضر میں میرا بہترین اسلحہ اور مونس ہیں۔

جناب مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب سابق مشنری انچارج مغربی افریقہ تحریر فرماتے ہیں:

آپ انتھک کام کرنے والوں میں سے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ اپنے اردگرد کے تمام احباب کو ہر وقت کام ہی کرتے دیکھیں۔ ایک دفعہ ایک مربی کی ڈائری پڑھ کر آپ کو احساس ہوا کہ ضرورت سے کم کام کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک پروگرام بنا کر واپسی ڈاک سے مجھے ارسال کر دیا کہ ان مربی صاحب سے اس پر عمل کروایا جائے۔ یہ پروگرام تہجد سے لے کر رات کے نو دس بجے تک کے لئے تھا۔ اور اس دوران ورزش، نمازیں، تلاوت قرآن کریم، ناشتہ اور کھانا، دعوت الی اللہ و آرام وغیرہ ہر قسم کی باتیں درج تھیں۔ اس پروگرام کو دیکھ کر مجھے اس بات کا شدید احساس ہوا کہ آپ کو نہ صرف کام کی فکر تھی بلکہ کام کرنے والوں کی صحت کا بھی از حد خیال تھا۔ اپنے ماتحتوں کی عزت افزائی اور ان کے کام کو زیادہ سے زیادہ رنگ دے کر اُجاگر کرنے کی آپ کو ہمیشہ فکر رہتی تھی۔ اس سلسلہ میں آپ نے مجھے بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ میں اپنے ساتھیوں سے مضامین لکھوا کر ان کی درستی کر کے اخبارات میں شائع کروایا کروں۔ آپ کی اس خواہش کے پیچھے یہ جذبہ کارفرما تھا کہ ہمیشہ اپنے جانشین پیدا کرنے کی فکر میں رہنا چاہئے۔ آخر انسانی زندگی کا کیا بھروسہ ہے؟ کون جانے اسے کب پیغامِ اجل آجائے۔ لیکن ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ کسی ایک آدمی کے چلے جانے سے کام کے میدان میں خلا پیدا ہو جائے۔ جب میں نے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی وفات پر ایک پمفلٹ شائع کیا تو آپ نے ایک نہایت ہی پیارا دیباچہ لکھا جس میں حضرت نیر صاحب کی بعض نمایاں خوبیوں کا ذکر کر کے اس بات کی خواہش کی کہ ہمیں بھی وہ خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں اور ان خوبیوں کو ایک دائمی تسلسل حاصل ہو جانا چاہئے۔

آپ کی خاص خاص خوبیوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جماعت

پر کم سے کم بوجھ ڈالنا چاہتے تھے اور اپنے ساتھ کام کرنے والے مربیان کو ہمیشہ اس بات کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ نائیجیریا مشن کو کچھ مالی مشکلات پیش آئیں تو آپ نے جو اس وقت ہمارے مشنری انچارج تھے مجھے لکھا کہ میں اپنے ساتھ کام کرنے والے مربیان سے کہوں کہ وہ پھیری لگا کر کپڑا بیچ لیا کریں اور میں خود لیگوس میں ایک دو ٹیوشنیں لے لوں تا کہ اس آمد سے ہم اپنا خرچ بھی برداشت کرسکیں اور مشن کی مزید مدد بھی کرسکیں۔ اگرچہ حالات جلد ہی بدل گئے اور مشن کو مالی آسانی میسر آ گئی لیکن آپ کی نصیحت دل پر ایک نقش چھوڑ گئی۔

جناب مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم (سابق مربی غانا وانچارج احمدیہ مشن امریکہ) کا بیان ہے:

میں نے مولوی نذیر احمد علی صاحب کو غانا میں کام کرتے نہیں دیکھا۔ غانا میں فروری 1951ء میں میری آمد سے چند ماہ قبل آپ پاکستان جا چکے تھے۔ لیکن جن مربیان اور احباب جماعت سے آپ کے متعلق تذکرہ ہوا ہر ایک کو آپ کے دعوت الی اللہ کے جنون کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ آپ عالم شباب میں ان ممالک میں تشریف لائے اور اعلائے کلمۃ اللہ میں اپنا شباب اور اپنی صحت قربان کردی اور اسی فریضہ کی ادائیگی میں جام شہادت نوش فرمایا۔

جہاد کبیر میں آپ کو نہ بخار کی پرواہ تھی نہ کسی بیماری کی۔ چونکہ دعوت الی اللہ کا خود جنون تھا اس لئے وہ ماتحت کام کرنے والے مربیان اور دیگر افراد کو بھی اسی رنگ میں رنگین دیکھنا چاہتے تھے اور خواہاں تھے کہ سالوں کا کام مہینوں بلکہ ہفتوں میں تکمیل پذیر ہو سکے اور اس تیز رفتاری پر کسی کو شکوہ ہو تو اس کی چنداں پرواہ نہیں کرتے تھے۔ متعدد بار ایسا ہوتا کہ شدت مرض کے باعث آپ تقریر نہیں کر سکتے تھے تو آپ جلسہ میں محض شرکت کر لیتے تا ثواب حاصل کرسکیں۔

میں نے وولٹا ریجن کے سوا قریباً ہر ریجن (علاقہ) میں کام کیا ہے اور مختلف مقامات میں جانے کی کوشش کی ہے وہ علاقے جہاں اب سڑکیں بن چکی ہیں پہلے گھنے جنگل اور دشوار گزار راستوں سے وہاں جانا پڑتا تھا۔ آپ اس عہد میں بھی وہاں پہنچے۔ دوسری بار آپ تشریف لائے تو اسی دعوت الی اللہ کے جنون کے صدقے اپنے ساتھ الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبشر فاضل کو لائے تا کہ ان کے ذریعہ مقامی افریقن مربیان تیار کر کے دعوت الی اللہ کی توسیع کی جائے اور بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی یہ سکیم بہت کامیاب ہوئی اور آج کل کے افریقن مربیان میں سے سوائے چند کے دیگر تمام ہی مبشر صاحب کے ذریعہ تربیت یافتہ ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب اور افریقن مربیان کی مساعی سے اس ملک کے مشرق و مغرب اور شمال وجنوب میں احمدیت کا بیج بویا گیا اور متعدد جماعتیں قائم ہوئیں۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 265)

مکرم شریف احمد علیانہ صاحب

میرے والد محترم اور چچا جان کا قبول احمدیت

خاکسار کے دادا جان محترم شیخ میاں غلام حسین صاحب کمالیہ ضلع فیصل آباد کے رہنے والے تھے۔ ان کے ننہال سید والا ضلع شیخوپورہ میں رہائش پذیر تھے۔ ان کی شادی اپنے ماموں کی بیٹی سے ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد ہمارے دادا جان نے بھی سید والا میں رہائش اختیار کر لی۔ ہمارے دادا جان کے ہاں پانچ بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔

محترم شیخ میاں امام دین صاحب، محترم شیخ محمد ابراہیم صاحب، محترم شیخ محمد الدین صاحب، محترم میاں علی محمد صاحب، محترم شیخ نور محمد صاحب اور محترمہ فتح بی بی صاحبہ۔

کسی وجہ سے محترم والد صاحب شیخ میاں امام الدین صاحب کی اپنے رشتہ داروں سے ناراضگی کی صورت پیدا ہوگئی اور ان سے ایسی نفرت پیدا ہوئی کہ جس بیت میں وہ لوگ نماز پڑھتے تھے اس میں نماز پڑھنا بھی ترک کر دیا۔

محترم والد صاحب کہا کرتے تھے چونکہ نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم ہے۔ میں نے بیت احمدیہ میں نماز باجماعت ادا کرنا شروع کر دی۔

احمدی احباب مجھے تعجب کی نگاہ سے دیکھتے لیکن احمدیت کے بارہ میں مجھ سے کوئی بات نہ کرتے۔ کیونکہ حضرت مولوی صاحب جن کا اسم گرامی اغلباً محمد عبداللہ صاحب تھا۔ جو امام الصلوٰۃ اور رفیق حضرت مسیح موعود بھی تھے نے سب احباب کو ہدایت کر دی تھی کہ انہیں آنے دو کوئی ان سے مسائل کے بارہ میں بات نہ کرے۔

حضرت مولوی صاحب کو میری طبیعت کے بارہ میں علم تھا کہ یہ برداشت نہ کرے گا۔ اس وقت محترم والد صاحب کی سید والا کے مین بازار میں منیاری (جنرل سٹور) کی دکان تھی۔ محترم والد صاحب کہتے تھے کہ ایک روز میں اپنی دکان پر بیٹھا تھا کہ مہر محمد جو میرا دوست تھا آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کچھ ادھر ادھر کی باتوں کے ساتھ بعض چیزوں کو اٹھانا اور رکھنا شروع کر دیا۔ اور کچھ اور باتوں کے بعد کہنے لگا بھائی امام دین آپ کو سال ہو گیا ہے ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے اب آپ بیعت بھی کر لیں۔

اس پر میں نے اسے سخت الفاظ سے مخاطب کرتے ہوئے جواب دیا کہ تو کیا سمجھتا ہے۔ میں مرزا صاحب کو سچا سمجھتا ہوں میں تو اس لئے نماز آپ لوگوں کے ساتھ پڑھتا ہوں کہ اس میں کوئی فرق نہ ہے۔ البتہ اب میں تہجد بھی پڑھوں گا۔

پھر انہوں نے کہا کہ آپ ایک بار قادیان چلیں۔ جواباً میں نے کہا کہ قادیان میں کیا پڑا ہے جو کچھ ہے قرآن میں موجود ہے۔ اگر قرآن نے مجھے بتا دیا تو مجھے مرزا صاحب کو ماننے میں کوئی اعتراض نہ ہے۔

اس کے بعد میں نے گھر آ کر سوچا کہ اب مجھے تہجد کی نماز بھی پڑھنی چاہئے کیونکہ میں وعدہ کر آیا ہوں۔ لہٰذا میں نے تہجد کی نماز شروع کر دی۔ قرآن کریم تو پہلے ہی پڑھتا تھا۔ پھر غور وتدبر سے پڑھنا شروع کر دیا اور نماز تہجد میں میں نے رو رو کر دعائیں شروع کر دیں کہ اے خدا اگر مرزا صاحب تیری طرف سے نہیں تو مجھے بچا اور اگر وہی امام مہدی ہیں جن کی پیش خبری دی گئی ہے تو مجھے ان کو ماننے کی توفیق عطا فرما۔ اور اگر اب مجھے توفیق نہ دی تو قیامت والے دن مجھے نہ پوچھنا۔ اس کے ساتھ ہی میری طبیعت میں نرمی پیدا ہوگئی۔ نیز قرآن کریم کا بغور مطالعہ شروع کر دیا۔ بالآخر اس آیت پر آ کر ٹھہر گیا:............۔

(بقرہ آیت نمبر 4)

اس کے بعد میں نے حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر اس آیت کی وضاحت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے قرآن کریم کے علاوہ جو آپ چاہیں ترجمہ والا قرآن کریم لے آئیں میں آپ کو سمجھا دیتا ہوں لہٰذا میں ترجمہ والا قرآن کریم لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے ایسے مدلل طریق پر روشنی ڈالی اور سمجھایا کہ مجھ پر سب مسئلہ ہر طرح سے روشن ہو گیا۔ تو میں اسی وقت 15 جنوری 1915ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

بھائی کا قبول احمدیت

آپ کے والد صاحب یعنی ہمارے دادا جان تو پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔ محترم والد صاحب کہتے تھے کہ گھر میں مخالفت شروع ہوگئی۔ آپ نے بتایا کہ علی محمد صاحب اس وقت نارمل سکول لائلپور میں زیر تعلیم تھے۔ ان کے اخراجات بھی محترم والد صاحب کے ذمہ تھے۔ ان کو اطلاع دی گئی کہ بھائی امام دین مرزائی ہو گیا ہے۔ وہ غصہ کی حالت میں سید والا آئے۔ صحن کا شمالی دروازہ کھولا تو میں سامنے بیری کے نیچے چارپائی پر بیٹھا قرآن شریف پڑھ رہا تھا وہ تھوڑی دیر میرے پاس بیٹھے پھر اٹھ کر جنوبی دروازہ سے بازار چلے گئے۔ اگلے روز پھر شمالی دروازہ ہی سے آئے اور میں پھر وہیں چارپائی پر بیٹھا قرآن کریم کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ تو علی محمد ذرا پرے ہٹ کر آگے گزرا۔ میں آوازیں دیتا رہا کہ علی محمد بیٹھ جا لیکن وہ کوئی جواب دئے بغیر آگے چلتا گیا۔ تب میں نے کہا علی محمد یہاں کھڑا ہو کر میری بات سن لے۔ میں نے کہا تو مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا اس لئے تو مسلمان ہے۔ اگر کسی ہندو، سکھ، عیسائی، یا یہودی کے گھر پیدا ہوتا تو تیرا وہی مذہب ہوتا۔ کیونکہ تجھ میں بات سمجھنے اور غور کرنے کا مادہ ہی نہ ہے۔ میری یہ باتیں سن کر جنوبی دروازہ سے نکل کر وہ بازار چلے گئے۔ اور آریہ پنساری کی دکان پر جا بیٹھے۔ انہوں نے کچھ ایسے اعتراض کئے جن کا علی محمد کوئی جواب نہ دے سکا۔ پنساری کے پاس سے اٹھ کر علی محمد گھر آ رہا تھا کہ راستہ میں دروازہ والی مسجد کے کنویں پر گلی میں ہمارے ایک ماموں جو وہمی طبیعت کے آدمی تھے نہا رہے تھے اور بوکے پر بوکا نکال کر اپنے اوپر ڈال رہے تھے۔

علی محمد نے ان سے ان اعتراضات کے جوابات کا مطالبہ کیا تو انہوں نے جواب دینے کی بجائے علی محمد کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور کہا کہ یہ تو آریوں والے اعتراض ہیں ان کا کوئی جواب نہیں۔ اس کے جواب میں علی محمد نے کہا کہ اگر ان کا جواب کوئی نہیں تو آریہ سچے ہوئے۔

اس کے بعد علی محمد صاحب سیدھے میرے پاس آئے اور بتایا کہ لائلپور میں کسی آریہ نے ایسے اعتراض کئے جن کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ گھر آیا تو جو کچھ آپ نے کہا اس کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا آج بازار میں آریہ پنساری کی دکان پر گیا تو اس نے اعتراض کئے ان کا بھی میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ پھر کہا اب آپ میری رہنمائی کریں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ جب تک مجھے ان اعتراضات کے جواب نہیں آتے میرا کوئی مذہب نہیں۔

محترم والد صاحب بتاتے تھے کہ چونکہ بھائی کی بات کا اتنا اثر نہیں ہوتا اس لئے میں علی محمد کو ساتھ لے کر حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ حضرت مولوی صاحب نے نہایت مدلل طریق پر تمام مسائل کی وضاحت کی اور روشنی ڈالی کہ علی محمد صاحب اسی وقت یا چند روز کے توقف سے بیعت کر کے احمدی ہو گئے۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

چونکہ محترم چچا جان نے اعتراضات کے جواب نہ آنے پر کہا تھا کہ جب تک مجھے ان اعتراضات کے جواب نہیں آتے میرا کوئی مذہب نہیں۔ لہٰذا جب تمام اعتراضات کے جوابات کا علم ہوگیا تو بیعت کر کے احمدی ہو گئے۔ احمدیت قبول کرنے پر دو بھائیوں پر سختیاں بھی ہوئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دونوں بھائیوں کو ثبات قدم بخشا۔ اور دونوں بھائی ہمیشہ دعوت الی اللہ کے فریضہ میں مصروف رہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمود احمد طارق صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ شازیہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب کو مورخہ 8 دسمبر 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام مسرور احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ یہ بچہ مکرم ثناء اللہ قمر صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے نیز احمدیت کا خادم، دونوں خاندانوں کا نام روشن کرنے والا اور اطاعت گزار بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد حیدر گھمن صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم انور احمد باجوہ صاحب آف رحیم یار خان جگر کے عارضہ میں صادق ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھائی مکرم مرزا آصف نصیر احمد صاحب ملتان جگر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ جگر خون پیدا نہیں کر رہا۔ جس کی وجہ سے کمزوری ہوگئی ہے احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی نام

محترمہ انور پروین صاحبہ زوجہ مکرم ظفر محمود صاحب ساکن شوکت منزل دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ کہ میں نے اپنا نام انور بی بی زوجہ ظفر محمود سے تبدیل کر کے انور پروین زوجہ ظفر محمود رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

ولادت

مکرمہ فیروزہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مہر احمد خان صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بیٹی مکرمہ طوبۃ السندس صاحبہ اہلیہ مکرم ذکاء اللہ صاحب کو مورخہ 13 فروری 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام شمروز ذکاء تجویز ہوا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور مکرم امان اللہ خان رانجھا صاحب سبزہ زار لاہور کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین، درازیٔ عمر والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالحفیظ محمود صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ ناصرہ حفیظ صاحبہ مورخہ 24/اپریل 2012ء سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ گردے میں پتھری ہے جو کہ نالی میں پھنسی ہوئی ہے۔ دواؤں سے اگر نہ نکلی تو پھر آپریشن کرنا پڑے گا۔

اسی طرح خاکسار کا بیٹا رشیق محمود عرصہ 6 سال سے برین ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہے اس کا بایاں حصہ بھی کمزور ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دونوں کو صحت و تندرستی سے نوازے جلد سے جلد شفایاب کرے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد محمود بھلر صاحب سیکرٹری امانت تربیت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرا بھانجا طاہر احمد عمر 12 سال جگر اور تلی کے زخموں کی وجہ سے بیمار ہیں اور شوکت خانم ہسپتال سے علاج ہو رہا ہے۔ احباب سے شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عنصر احمد صاحب لندن یو کے لکھتے ہیں۔

مکرم رانا سلیم احمد صاحب مانچسٹر یو کے کو دل کی تکلیف ہوئی ہے اور ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

فٹ بال ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو بلاک وائز فٹ بال ٹورنامنٹ مورخہ 16/اپریل تا 08 مئی 2012ء منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ ٹورنامنٹ کے میچز کا باقاعدہ آغاز 16/اپریل کو بعد از نماز عصر کیا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ بھر سے 12 ٹیموں نے شرکت کی جن کے مابین 33 میچز کھیلے گئے اور ربوہ بھر سے 180 سے زائد خدام نے شرکت کی۔ ٹورنامنٹ کے تمام میچز دارالرحمت وسطی اور دارالیمن وسطی سلام کی گراؤنڈز میں منعقد کروائے گئے۔

ٹورنامنٹ کا فائنل میچ مورخہ 8 مئی 2012ء کو ایک دلچسپ مقابلے کے بعد طاہر بلاک کی ٹیم نے جیت لیا۔ اس ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ آپ نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور نصائح سے نوازا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

فضل عمر ہسپتال کے مریضوں سے چند گزارشات

صبح 7:30 بجے پرچی بننی شروع ہوتی ہے۔ مریضوں سے گزارش ہے کہ صبح 9:00 بجے سے قبل اپنی پرچی بنوا لیا کریں۔ تاکہ ڈاکٹر صاحب کو بروقت دکھا سکیں اور وقت پر مطلوبہ ٹیسٹ ہو سکیں۔

ڈاکٹر صاحب کو دکھانے سے قبل چیک کر لیں کہ آپ کا تمام ریکارڈ یعنی نسخہ جات/ ایکسرے اور ٹیسٹس وغیرہ آپ کے پاس موجود ہیں۔

تمام آؤٹ ڈورز میں ہر پرچی کو ایک نمبر دیا جاتا ہے تاکہ آپ اپنی باری کا تعین کر سکیں۔ باری گزر جانے کی صورت میں آپ کو مشکل پیش آ سکتی ہے۔

شعبہ ایمرجنسی آپ کی خدمت کیلئے 24 گھنٹے کھلا ہوتا ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ بعض حضرات آؤٹ ڈور میں انتظار کی زحمت سے بچنے کیلئے ایمرجنسی میں آتے ہیں جبکہ مرض کی نوعیت ایمرجنسی کی نہیں ہوتی۔ اس طرح شعبہ ایمرجنسی پر غیر ضروری بوجھ پڑتا ہے اور ان کا کام بھی متاثر ہوتا ہے۔

بعض احباب اپنے بچوں کو علاج کیلئے کسی اور بچے کے ساتھ ہمسایہ یا دوسرے رشتہ دار کے ہمراہ بھجوا دیتے ہیں۔ گزارش ہے کہ والدین میں سے ایک فرد بچہ کے ہمراہ ضرور آئے۔

اگر سپیشلسٹ ڈاکٹر سے وقت نہ مل سکے تو کسی اور جونیئر ڈاکٹر کو دکھا لیں۔ اگر واقعی سپیشلسٹ کی ضرورت ہوگی تو ڈاکٹر صاحب ریفر کر دیں گے۔

مؤدبانہ التماس ہے کہ ہر ہسپتال کے آؤٹ ڈورز میں انتظار کی زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ لہٰذا اپنی باری کیلئے ہسپتال کے عملہ سے تعاون فرمائیں۔ نیز کسی بھی شکایت کی صورت میں انتظامیہ سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تقریب رونمائی کتاب سب کچھ تری عطا ہے

(مجموعہ کلام خواجہ عبدالمومن صاحب ناروے)

مورخہ 7 مئی 2012ء کو مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کے دوسرے مجموعہ کلام ''سب کچھ تری عطا ہے'' کی تقریب رونمائی مکرم حکیم محمد رفیع ناصر صاحب کے مطب ''الحکمت'' واقع گولبازار ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم فرید احمد ناصر صاحب، مکرم قریشی عبدالصمد صاحب، مکرم حنیف احمد محمود صاحب، مکرم اکرم احسان صاحب، مکرم مبارک احمد عابد صاحب اور مکرم عبدالکریم قدسی صاحب نے کتاب پر تعارفی کلمات کہے۔ مکرم عبدالسلام صاحب نے منظوم تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

سراسر کیف و مستی شعر مومن
کہ ہر اک لفظ تقویٰ میں پلا ہے
کروں میں اس سے بڑھ کر تبصرہ کیا!
عمل مومن کا شعروں میں ڈھلا ہے

مکرم محمد اسحٰق صاحب، مکرم خواجہ صفی الدین صاحب اور مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب نے کتاب سے نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ آخر پر مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب نے اپنے اشعار سنائے۔ میزبان مکرم محمد رفیع ناصر صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ صدر مجلس نے اختتامی کلمات کہے اور دعا کرائی۔ اس کے بعد سب احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔

نور کاجل
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے
سرمہ خورشید
خارش پانی بہنا ککرے ابتدائے موتیا اور جالا میں مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

20 مئی 2012ء

12:20 am	فیتھ میٹرز
1:25 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:30 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2009ء
7:25 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2012ء
9:05 am	ہمارا آقا
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:25 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2012ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:15 pm	روحانی خزائن کوئز
9:45 pm	مسلم سائنسدان
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

21 مئی 2012ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:40 am	فوڈ فار تھاٹ
2:15 am	حیات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
3:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2012ء
4:25 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:20 am	فوڈ فار تھاٹ
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2012ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	دورہ حضور انور بینن
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2:00 pm	فرنچ ملاقات
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	پیس سمپوزیم۔قادیان
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 راگست 2006ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	پیس سمپوزیم۔قادیان
9:10 pm	راہ ہدیٰ
10:40 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستانی وامپورٹڈ شالیں۔سکارف، جرسی، سویٹر، مفلر، رول، تولیہ، بنیان جراب کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
عزیز شال ہاؤس کارز جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

سیل سیل سیل
محدود مدت کے لئے مکمل ورائٹی پر سیل
مس کولیکشن شوز ربوہ
047-6215344

شیخ لائٹ ہاؤس
ایمرجنسی لائٹ۔ایمرجنسی فین۔ٹیلیفون سیٹ۔یونیورسل سٹیبلائزر۔UPS۔جائنہ فٹنگ جیکو سوئچ ساکٹ۔سیلنگ فین۔ظفر کیبل۔جی ایم کیبل۔پاکستان کیبل وغیرہ دستیاب ہیں۔
Special Discount For All
رابطہ: شیخ عمران جاوید 0333-9872612 047-6211199
کالج روڈ بالمقابل گلشن احمد نرسری ربوہ

عجائبات عالم

نیو یارک

فلک بوس عمارتوں کا شہر

نیو یارک کا شہر ایک وسیع گنجان آباد، عروس البلاد، امریکہ کی مشرقی بندرگاہ اور امریکہ کو ایک دولت مند اور طاقتور قوم بنانے میں ایک مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ دریائے ہڈسن کے دہانے اور خلیج نیو یارک پر امریکہ کا سب سے بڑا اور دنیا کا تیسرا بڑا شہر جو دنیا کی مصروف ترین بندرگاہ بھی ہے۔ اس نام کی امریکہ میں ایک ریاست بھی ہے جس کا دارالحکومت البانی ہے۔

یہ شہر بحر اوقیانوس سے گزر کر براعظم امریکہ میں داخل ہونے کا مرکزی راستہ ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ شہر امریکہ کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ 1865ء سے 1900ء تک ایک کروڑ 32 لاکھ 60 ہزار غیر ملکی امریکہ میں داخل ہوئے اور ان میں سے زیادہ تر نیو یارک کی بندرگاہ کے ذریعہ امریکہ پہنچے۔

اس کی آبادی میں مختلف قوموں اور مختلف رنگوں کے 8 کروڑ وہ افراد بھی شامل ہیں جو ہجرت کر کے یہاں آئے۔ یہ شہر ہر قسم کے افراد تجارت پیشہ، وکلاء، سیاستدان، ادیب، آرٹسٹ اور جاز کے موسیقاروں کیلئے ایک مقناطیسی کشش رکھتا ہے۔

نیو یارک سٹی ریاست نیو یارک کی جنوب مشرقی سمت دریائے ہڈسن کے کنارے 945 مربع کلومیٹر رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ پانچ حصوں مین ہٹن، برونکس، کیوینز، بروکلین اور اسٹین جزیرہ میں منقسم ہے۔ مین ہٹن کی سب سے مشہور افق کو چھوتی ہوئی اس کی کئی سو منزلہ وہ عمارتیں ہیں جو نیو یارک کا دل ہیں۔ نیو یارک کو سب سے پہلے ولندیزی مہم جو ہنری ہڈسن نے 1623ء میں دریائے ہڈسن کے بعد دریافت کیا اور اسے نیو ایمسٹرڈم کا نام دیا۔

1664ء میں اس پر انگریزوں نے قبضہ کر لیا اور اسے شاہ چارلس دوم کے بھائی ڈیوک آف یارک کے نام پر نیو یارک کا نام دیا۔ 1785ء سے 1790ء تک یہ شہر امریکہ کا دارالحکومت رہا۔ 1825ء میں ایری کینال کے کھولے جانے کے بعد نیو یارک کی تجارت اور صنعت نے تیزی سے ترقی کی۔

اس شہر میں دو انٹرنیشنل ایئر پورٹ ہیں اور یہ شہر سڑکوں اور ریل کے ذریعے ملک سے ملا ہوا ہے۔ یہ ریڈیو، ٹی وی، کتابوں اور اخبارات کا بھی مرکز ہے۔ وال اسٹریٹ امریکہ کا سب سے بڑا تجارتی مرکز ہے۔

مین ہٹن کی ٹھوس زمین پر بنی آسمان سے باتیں کرتی ہزاروں عمارتوں نے اسے ایک انوکھا رنگ دے دیا ہے۔ 500 فٹ سے زائد شمار کی گئی عمارتوں کی سب سے بڑی تعداد نیو یارک میں ہے۔ موسم گرما میں اس شہر کا درجہ حرارت بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہاں بہت حبس ہوتا ہے جبکہ سردیوں میں یہاں شدید سردی پڑتی ہے۔

نیو یارک کے مشہور ترین عجائب گھروں میں میٹروپولیٹن میوزیم آف آرٹ، امریکن میوزیم آف نیچرل ہسٹری، میوزیم آف ماڈرن آرٹ، فریک کولیکشن، گوگیلم میوزیم اور بروکلین میوزیم شامل ہیں۔ یہاں آرٹ کا مرکز لنکن سینٹر دیکھنے کے قابل ایک ثقافتی ادارہ ہے۔ ان تمام خصوصیات کے ساتھ ساتھ نیو یارک دنیا کا دلچسپ ترین اور رنگا رنگ شہر ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع و غروب 12 مئی

طلوع فجر	3:45
طلوع آفتاب	5:12
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:58

FR-10

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
مغل بینکویٹ ہال
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317